کتاب پر تبصرہ

کتاب کا نام : پاکستان میں اُردو انگریزی تنازع کی تاریخ
مصنف : ڈاکٹر طارق رحمان
ناشر : مقتدرہ قومی زبان
سال اشاعت : ۱۹۹۶ء
صفحات : اُردو ۸۶ اور اصل مسودہ انگریزی ۹۳ صفحات پر مشتمل ہے۔
قیمت : ۵۰ روپے
تبصرہ نگار : فرح گل بقائی*

دنیا جب سے وجود میں آئی ہے، اُس میں ایک کشمکش اور جدوجہد کا عمل دخل رہا ہے۔ طاقتور اور کمزور کے درمیان ایک معرکہ انسانی زندگی کا حصہ رہا ہے۔ وقت بدلتا ہے۔ ہتھیار اور لبادہ بدلتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر طارق رحمان نے ''پاکستان میں اردو انگریزی تنازع کی تاریخ'' میں انگریزی زبان کو ایک ہتھیار ظاہر کیا ہے۔ جس کے بل بوتے پر انگریز حکمران ہندوستان میں اپنی برتری قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ان کی تحقیق اس بات کی غماز ہے کہ انسانی معاشرہ مسلسل تغیر کی حالت میں ہے۔ انسان کو کمر بستہ رہنا ہے۔ بدلتے ہوئے حالات میں خود کو ڈھالنا اور اپنی قوم کو نت نئے چیلنجز کیلئے ہر وقت تیار رکھنا ہے۔

مسلمانوں کا مسئلہ یہ رہا ہے کہ وہ ہر اقدام میں مذہب کو گھسیٹ کر لے آتے ہیں کہ آیا یہ اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟ کسی ذی شعور کو اس بات سے انکارنہیں کہ مذہب، دین انسان کو صحیح راستے پر چلنے کا شعور دیتا ہے۔ آپ کو رشتوں کا احترام سکھاتا ہے۔ افراتفری اور ہیجان کی حالت میں سکون دیتا ہے۔لیکن مذہب کو ہر معاملہ میں بلا وجہ دیوار بنا کر کھڑا کر دینا غیر ضروری بات ہے اور اپنے

* سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیقِ تاریخ و ثقافت، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

پیارے دین کے ساتھ بھی ظلم ہے۔ ہمارا پیارا دین تو ہمیں دنیا مسخر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔علم کے مختلف شعبوں میں تحقیق کا فن سکھاتا ہے مگر افسوس ہم خود اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر بہت سی باتوں پر غیر اسلامی کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ جیسے ۱۸۸۳ء میں سر سید نے مسلمانوں کو قائل کرنے کی جسارت کی کہ وہ انگریزی زبان سیکھیں تو ان پر کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا۔ کیونکہ انگریزی زبان میں اس وقت اسلامی کتب تو تھی نہیں۔ اس میں تو انگریزی طرز زندگی اور سائنس وغیرہ کا علم ہے۔ اس سے مسلمانوں کا کیا لینا دینا۔ اس کتابچہ میں محقق نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ لوگوں نے زبان کو حکمرانی کا ذریعہ بنایا ہے۔علم انسان کی اپنی مادری زبان میں ہو تو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جاپان چین اور بہت سے ممالک اسی امر پر زور دیتے ہیں کہ بچے کی ابتدائی تعلیم مادری زبان میں ہونا ضروری ہے۔

ہندوستان کیونکہ انگریزوں کے تسلط میں رہا ہے اس لیے یہاں کے لوگ ایک طبقاتی کشمکش کا شکار ہیں۔ طبقاتی کشمکش نسل برادری ابتری یا برتری انسانی معاشرے کا حصہ ہے۔مگر اس بنیاد پر لوگوں کے لیے ترقی کے راستے مفقود کر دینا کوئی عقل سمجھ کی بات نہیں۔

مصنف کی تحقیق کا مقصد اپنے معاشرہ کے لیے ترقی کی راہیں ہموار کرنا ہے۔علم، دانائی چند لوگوں کی میراث نہیں اور نہ ایسے حالات کی ترویج ہونے دیں جو معاشرہ کو ابتری کی طرف دھکیلے۔ ڈاکٹر طارق رحمان نے مرض کی تشخیص کر دی ہے کہ انگریزی زبان کی کب، کیوں اور کن مقاصد کے تحت بڑھوتری ہوئی۔ انگریزی کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ جو جو علم کی سیڑھیاں چڑھتا ہے اس کے لیے شعور و آگہی کے دروازے کھلتے جائیں گے۔ اساتذہ، تعلیمی اداروں، محکمہ تعلیم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس راہ پر سفر کرنے والوں کو سہولت مہیا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ این ٹی ایس ٹیسٹ اور زبان و بیان کے اسلوب میں طالب علموں کو محنت کرا کر بین الاقوامی معیار پر لایا جا سکتا ہے۔ اس کی کوشش جاری رہنی چاہیے۔ مقصد آج کے بچوں، نوجوانوں کو کل کے معرکے کے لیے تیار کرنا ہے۔ آج کی سستی کل کے لیے بہت بڑا مسئلہ بن سکتی ہے۔

جس طرح مغلیہ دور میں مسلمان بادشاہوں کا سارا مال و زر، عمارتیں اور باغات بنانے میں صرف ہو گیا اور وہاں ناچ اور گانے والوں کو فروغ دیا گیا۔ یورپ اور امریکہ اس وقت علم کی شمع کے ذریعے تحقیق کے میدان میں اُتر گیا اور نئی نئی ایجادات سے اپنے علم اور دانائی کا لوہا منوایا جبکہ مسلمانوں نے پیسہ اور دولت ہونے کے باوجود اس طرف توجہ نہ دی۔

طارق رحمان نے مقامی زبانوں کی اہمیت اور ترویج کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی زبان انگریزی کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔

یہ کتابچہ کُل چھے ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں ''زبان اور اقدار کی کشمکش'' پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں ''انگریزی بطور استعماری ہتھیار'' کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ تیسرے باب میں ''غیر منقسم ہندوستان میں انگریزی و مقامی زبان کا تنازع'' پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں ''اُردو انگریزی تنازع پاکستان میں' کا عنوان تفصیل سے ہے۔ پانچواں باب انگریزی کی حمایت اور اہمیت پر مبنی ہے اور آخر میں مصنف نے ساری تحقیق کو سمیٹ کر نتیجہ پیش کیا ہے۔

قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت کی نئی اشاعت

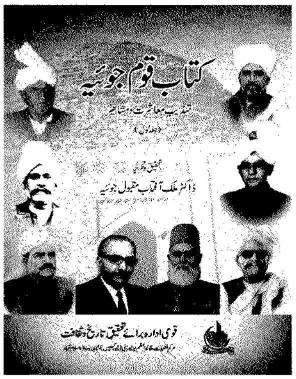

ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ کی کتاب کئی اعتبار سے ایک منفرد تصنیف ہے۔ اس کی ایک انفرادیت تو یہ ہے کہ اس میں پاکستان میں بسنے والی قوموں اور برادریوں کے قبائل اور ذاتوں کی تاریخ مرتب کرنے کیلئے ایک نمونہ فراہم کیا گیا ہے۔ اس کی دوسری انفرادیت یہ ہے کہ اس نے عام پاکستانیوں کے ایک روایتی تاریخی ذوق کو جدید تحقیقی انداز بیان کے قالب میں ڈھالا ہے۔ اس کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک ہی موضوع سے متعلق دو پہلوؤں کو جدا جدا جلد کی شکل دے کر ایک ایسی تصنیف تخلیق کی ہے جن کے جڑواں حصے اپنی اپنی ذات میں منفرد، مکمل اور اجتماعی حیثیت میں یک جان ہیں۔ میں نے جب قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت میں ڈائریکٹر کے فرائض سنبھالے تو میری خواہش تھی کہ کسی ایسے موضوع پر کتاب مرتب کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ڈاکٹر جوئیہ کے جی میں ڈال دیا کہ وہ اپنی تصنیف کو ادارہ ھذا کے حوالے کر دیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر کئی اور لوگوں کے جی میں آئے گا کہ وہ بھی ایسی ہی کتاب، شاید قدرے مختلف انداز میں، تصنیف کر کے اپنی قوم، برادری، قبیلہ، ذات، علاقے، شہر اور خاندان کی تاریخ مرتب کرنے کی طرف متوجہ ہوں، درحقیقت یہی اس کتاب کا طرّہ امتیاز ہے۔

بلا شبہ یہ کتاب قوم جوئیہ کے افراد کیلئے ایک قیمتی ذخیرہ ہے اور ڈاکٹر جوئیہ تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک عمر کی محنت سے اپنے ملک اور اس میں بسنے والی جوئیہ قوم کے افراد کی تاریخ اور تہذیب کے مختلف عناصر کو مجتمع کیا۔ یہ میری خواہش ہوگی کہ ڈاکٹر جوئیہ خود بھی ملک کے مختلف علاقوں میں بسنے والے جوئیہ خاندانوں اور گوتوں کے رسم و رواج، تہواروں اور روزمرہ معمولات کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالنے کی خاطر اپنی اس محنت کا ایک ضمیمہ یا تیسری جلد مرتب کر کے ہماری ثقافتی تاریخ اور رنگا رنگ تہذیبی ورثہ کو اکٹھا کرنے کیلئے دوسری برادریوں کے محققین کو ایک خاکہ یا نمونہ پیش کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر خرّم قادر

بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رابطہ کریں

ناشر: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت،

مرکزِ فضیلت، قائداعظم یونیورسٹی (نیو کیمپس) شاہدرہ روڈ، اسلام آباد

فون نمبرز: 051-2896151, 2896153-4/141

ای میل: nihcr@hotmail.com ویب سائٹ: www.nihcr.edu.pk